مسافر زوال سے پہلے گھر پہنچ جائے، تو اُس دن کے روزے کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13329

تاریخ اجراء: 26 رمضان المبارک 1445ھ / 06 اپریل 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شرعی مسافر اگر ضحوی کبری سے پہلے اپنے وطن اصلی میں پہنچ جائے، اور اس نے صبح سے کچھ کھایا پیا بھی نہ ہو، تو کیا اس صورت میں مسافر پر اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہو گا؟ یا اس صورت میں بھی اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہو گی؟ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اُس مسافر پر لازم ہو گا کہ وہ ضحوہ کبری سے پہلے پہلے اُس دن کے روزے کی نیت کرے کہ میں صبح سے روزہ سے ہوں۔ البتہ اگر صورتِ مسئولہ میں وہ مسافر اُس دن کا روزہ نہیں رکھتا، تب بھی اُس پر فقط اُس ایک روزے کی قضا لازم ہو گی۔

چنانچہ ہدایہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں اس حوالے سے مذکور ہے: ”(وإذا نوى المسافر الإفطار ثم قدم المصر قبل الزوال فنوى الصوم أجزأه) لأن السفر لا ينافي أهلية الوجوب ولا صحة الشروع **(وإن كان في رمضان فعليه أن يصوم) لزوال المرخص في وقت النية؛** ألا ترى أنه لو كان مقيما في أول اليوم ثم سافر لا يباح له الفطر ترجيحا لجانب الإقامة فهذا أولى، إلا أنه إذا أفطر في المسألتين لا تلزمه الكفارة لقيام شبهة المبيح۔“ یعنی جب مسافر افطار کی نیت کرے پھر زوال سے پہلے وہ شہر میں داخل ہو کر روزے کی نیت کر لے تو اُس کا روزہ درست ادا ہو گا، کیونکہ سفر روزہ واجب ہونے کی اہلیت کے منافی نہیں اور نہ ہی روزہ شروع ہونے کے منافی ہے۔ اور اگر ایسا رمضان کے روزے میں ہو تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اُس دن کا روزہ رکھے کہ نیت کے وقت میں رخصت کا سبب بننے والا امر زائل ہو چکا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر وہ دن کے شروع میں مقیم

ہو پھر سفر شروع کرے تو اقامت کی جانب کو ترجیح دیتے ہوئے اُس مسافر کے لیے اُس دن کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں، تو یہاں بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہو گا، مگر یہ کہ اگر وہ ان دونوں ہی صورتوں میں روزہ افطار کرلے تو اُس پر روزہ چھوڑنے کا شبہہ پائے جانے کی بنا پر کفارہ لازم نہیں ہو گا۔(الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الصوم، ج 01، ص 125، دار احياء التراث العربي، بيروت)

شرح الوقایۃ میں ہے:"(مسافر قدم)۔۔۔۔**وأما إذا كان قبل الفطر في وقت النية فلزمه النية والصوم، لزوال المرخص في وقت النية،** لكن لو أفطر لا كفارة عليه، لقيام شبهة المبيح۔"یعنی مسافر کی واپسی ہوئی۔۔۔۔پس اگر نیت کے وقت میں (کچھ کھانے پینے سے پہلے ہی اُس کی اپنے شہر میں واپسی ہوئی ہو) تو مسافر پر اُس دن کے روزے کی نیت کرنا اور روزہ رکھنا لازم ہو گا کہ نیت کے وقت میں رخصت کا سبب بننے والا امر زائل ہو چکا ہے۔ البتہ اگر وہ افطار کرلیتا ہے تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ اباحت افطار میں شبہ موجود ہے۔(فتح باب العناية بشرح "النُّقاية"، كتاب الصوم، ج 01، ص 590، دار الأرقم، بيروت، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے:**"مسافر نے ضحوہ کبریٰ سے پیشتر اقامت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نیّت کرلینا واجب ہے۔"**(بہار شریعت، ج 01، ص 1003، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net